بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

صلح حدیبیہ کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 نومبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کا ذکر ہو رہا ہے۔ اِس کی مزید تفصیل بیان کروں گا۔ اِس موقع پر صحابہؓ کی پہرہ پر ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔ اِس بارے میں ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو رات کے وقت پہرے کا حکم دیا ہوا تھا، روزانہ تین آدمی باری باری پہرہ دیا کرتے تھے۔

یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ مسلمانوں میں سے چند آدمی رسول اللہؐ کی اجازت کے ساتھ مکّہ میں داخل ہوئے تھے، یہ حضرت عثمانؓ کی امان میں مکّہ میں داخل ہوئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چھپ کر داخل ہوئے تھے۔ جب اِن مسلمانوں کی خبر قریش کو ہوئی تو اِن کو پکڑ لیا گیا اور قریش کو اپنے ساتھیوں کی گرفتاری کی خبر بھی مل گئی تھی، جن کو حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ نے روک لیا تھا، تو قریش کے ایک اور مسلح دستہ نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ وہ تیر اور پتھر پھینکنے لگے، مشرکین کے بارہ شہ سواروں کو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا اور مسلمانوں میں سے حضرت ابنِ زُنَیمؓ شہید ہوگئے، قریش نے اُن کو تیر مار کر قتل کر دیا تھا۔

پھر قریش نے ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس بھیجی، جن میں سُہَیل بن عَمرو بھی تھا، آنحضرتؐ نے جیسے ہی دُور سے اُس کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ سُہَیل کے ذریعہ تمہارا معاملہ سہل یعنی آسان ہو گیا۔ اُس نے رسول اللہؐ کے پاس پہنچ کر کہا کہ آپؐ کے ساتھیوں یعنی حضرت عثمانؓ اور دوسرے دس صحابہؓ کو قید کرنے اور ہمارے کچھ لوگوں کے آپؐ سے مقابلہ کرنے کا جو معاملہ ہے، اِس میں ہمارا کوئی ذی رائے آدمی شریک نہیں

ہے، ہمیں جب اِس بات کا پتا چلا تو ہمیں بہت ناگواری ہوئی، ہمیں اِس بارے میں کچھ خبر نہیں ہے۔ وہ ہم میں سے اوباش لوگوں کا کام تھا، اِس لیے ہمارے جو آدمی آپؐ نے دونوں مرتبہ پکڑے ہیں، اُنہیں ہمارے پاس واپس بھیج دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں اُن کو اُس وقت تک نہیں بھیجوں گا، جب تک تم میرے ساتھیوں کو نہیں چھوڑو گے۔ اِس پر اُن سب لوگوں نے کہا کہ اچھا ہم اُنہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس پر قریش نے حضرت عثمانؓ اور باقی دس صحابہؓ کو واپس بھیج دیا، اُس وقت آنحضرتؐ نے بھی اُن کے آدمیوں کو چھوڑ دیا۔

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ حضرت عثمانؓ کو کافروں نے پکڑ لیا تھا اور جب یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی تو آپؐ نے صحابہؓ سے ایک بیعت، عہد، لیا تھا، جسے بیعتِ رضوان کہتے ہیں۔ جب قریش کو حدیبیہ کی اِس بیعت کا حال معلوم ہوا تو وہ لوگ بہت خوفزدہ ہوئے اور اُن کے ذِی رائے لوگوں نے مشورہ دیا کہ صلح کرنا مناسب ہو گی یعنی اِس طرح صلح کی جائے، یہ کہا جائے کہ اِس سال آپ واپس لَوٹ جائیں اور آئندہ سال آکر تین روز مکّہ میں ٹھہر سکتے ہیں مگر آپؐ کے ساتھ صرف جو ایک سوار کے ضروری ہتھیار ہوتے ہیں یعنی میانوں میں پڑی تلوار اور کمانیں ہوں۔

صلح حدیبیہ کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اِس طرح لکھا ہے کہ سُہَیل آیا اور آتے ہی آنحضرتؐ سے کہنے لگا کہ آؤ جی، اب لمبی بحث جانے دو، ہم معاہدے کے لیے تیار ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا! ہم بھی تیار ہیں اور اِس ارشاد کے ساتھ ہی آپؐ نے اپنے سیکرٹری حضرت علیؓ کو بلوایا۔ اور چونکہ شرائط پر ایک عمومی بحث پہلے ہو چکی تھی اور تفاصیل نے ساتھ ساتھ طے پانا تھا، اِس لیے کاتب کے آتے ہی آپؐ نے فرمایا کہ لکھو! اور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے شروع کیا۔ سُہَیل صلح کے لیے تو تیار تھا، مگر قریش کے حقوق کی حفاظت اور اہلِ مکّہ کے اکرام کے لیے بھی بہت چوکس رہنا چاہتا تھا، اس نے عرب کے مروجہ طریق کے مطابق بِاسۡمِكَ اَللّٰھُمَّ لکھنے پر اصرار کیا دوسری طرف مسلمانوں کے لیے بھی قومی عزت اور مذہبی غیرت کا سوال تھا، وہ بھی اِس تبدیلی پر فوراً چونک پڑے اور کہنے لگے کہ ہم تو ضرور بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہی لکھیں گے۔ مگر آنحضرتؐ نے یہ کہہ کر مسلمانوں کو خاموش کرا دیا کہ نہیں، اِس میں کوئی ہرج نہیں، جس طرح سُہَیل کہتا ہے اِسی طرح لکھ لو۔ اِس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ لکھو کہ یہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) نے کیا ہے، سُہَیل نے پھر ٹوکا کہ یہ رسول اللہ کا لفظ ہم نہیں لکھنے دیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آپؐ لوگ مانیں یا نہ مانیں، مَیں خدا کا رسول تو ہوں، مگر چونکہ مَیں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں، اِس لیے چلو یونہی سہی۔ یہاں پر آپؐ کے کاتب حضرت علیؓ کی غیرت ایمانی کا بھی ذکر ہوا ہے کہ آپؓ نے

آنحضرت ﷺ کے نام کے آگے سے رسول اللہ کے الفاظ کو مٹانا پسند نہ کیا اور پھر خود حضور اکرم ﷺ نے یہ الفاظ حذف فرمائے۔

اِس موقع پر حضرت عمرؓ کے جوش و خروش کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اِس واقعہ کو حضرت ابوبکرؓ کی صفت کے رنگ میں اِس طرح بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ رسولِ کریمؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں نے تم کو بہت حکم دیے، مگر مَیں نے تم میں سے مخلص ترین لوگوں کے اندر بھی بعض دفعہ احتجاج کی روح دیکھی، مگر ابوبکر کے اندر مَیں نے یہ روح کبھی نہیں دیکھی۔

صلح کے معاہدہ کی تحریر کے بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ لکھتے ہیں کہ بہر حال بڑی ردّو کد کے بعد یہ معاہدہ تکمیل کو پہنچا اور قریباً ہر اَمر میں آنحضرتؐ نے اپنی بات کو چھوڑ کر قریش کا مطالبہ مان لیا اور خدائی منشاء کے ماتحت اپنے اِس عہد کو پوری وفاداری کے ساتھ پورا کیا۔ اِس معاہدہ کی دو نقلیں کی گئیں اور بطور گواہ کے فریقین کے متعدّد معززین نے اِن پر دستخط ثبت کیے۔ معاہدہ کی تکمیل کے بعد سُہَیل بن عَمرو معاہدہ کی ایک نقل لے کر مکّہ کی طرف واپس لَوٹ گیا اور دوسری نقل آنحضرتؐ کے پاس رہی۔

صحابہؓ کے اضطراب کا بھی ذکر ملتا ہے، جب آپؐ اِس قضیّہ سے فارغ ہوئے تو رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ اُٹھو! اپنے اونٹوں کو ذبح کرو، پھر سر منڈواؤ۔ تو اِن میں سے ایک بھی کھڑا نہ ہوا، یہاں تک کہ آپؐ نے یہی بات تین دفعہ کہی۔ آنحضرتؐ کو اِس کا صدمہ ہوا، آپؐ خاموش ہو کر اپنے خیمہ کے اندر تشریف لے گئے، اندرونِ خیمہ آپؐ کی حرمِ محترم حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا، جو ایک نہایت زیرک خاتون تھیں، یہ نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ اُنہوں نے اپنے مؤقّر اور محبوب خاوند کو فکر مند حالت میں اندر آتے دیکھا اور آپؐ کے منہ سے آپؐ کی فکر و تشویش معلوم کی تو ہمدردی اور محبّت کے انداز میں عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ رنج نہ فرمائیں، آپؐ کے صحابہؓ خدا کے فضل سے نافرمان نہیں، مگر اِس صلح کی شرائط نے اُنہیں غمّ سے دیوانہ بنا رکھا ہے۔ پس میرا مشورہ یہ ہے کہ آپؐ اُن سے کچھ نہ فرمائیں بلکہ خاموشی کے ساتھ باہر جا کر اپنی قربانی کے جانور کو ذبح فرما دیں اور اپنے سر کے بالوں کو منڈوا دیں، پھر آپؐ کے صحابہؓ خود بخود آپؐ کے پیچھے ہو لیں گے۔ آنحضرتؐ کو آپؐ کی تجویز پسند آئی اور آپؐ نے اِس پر عمل کیا۔

روایت ہے کہ رسول اللہؐ حدیبیہ میں اُنیس دن مقیم رہے اور کہا جاتا ہے کہ بیس راتیں قیام کیا۔ جب آپؐ واپسی سفر میں عُسفَان کے قریب کُرَاعُ الغَمِیم میں پہنچے اور یہ رات کا وقت تھا تو اعلان کرا کے صحابہؓ کو جمع کروایا اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت (سورۂ فتح) نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ محبوب

ہے۔جب آپؐ نے یہ آیات (سورۃ فتح کی دو سے چار اور اٹھائیسویں آیت) صحابہؓ کو سنائیں تو چونکہ بعض صحابہؓ کے دل میں ابھی تک صلح حدیبیہ کی تلخی باقی تھی وہ حیران ہوئے کہ ہم تو بظاہر ناکام ہو کر واپس جا رہے ہیں اور خدا ہمیں فتح کی مبارک باد دے رہا ہے حتّٰی کہ بعض جلد باز صحابہؓ نے اِس قسم کے الفاظ بھی کہے کہ کیا یہ فتح ہے کہ ہم طواف بیت اللہ سے محروم ہو کر واپس جا رہے ہیں؟ آنحضرتؐ تک یہ بات پہنچی تو آپؐ نے بہت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ایک مختصر سی تقریر میں جوش کے ساتھ فرمایا کہ یہ بہت بیہودہ اعتراض ہے کیونکہ قریش جو ہمارے خلاف میدان جنگ میں اُترے ہوئے تھے، اُنہوں نے خود جنگ کو ترک کر کے امن کا معاہدہ کر لیا ہے اور آئندہ سال ہمارے لیے مکہ کے دروازے کھول دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہم امن و سلامتی کے ساتھ اہلِ مکہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو کر اور آئندہ فتوحات کی خوشبو پاتے ہوئے واپس جا رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ ایک عظیم الشان فتح ہے۔ کیا تم لوگ اِن نظاروں کو بھول گئے کہ یہی قریش اُحد اور احزاب کی جنگوں میں کس طرح تمہارے خلاف چڑھائیاں کر کر کے آئے تھے اور یہ زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی تھی اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آتے تھے مگر آج یہی قریش تمہارے ساتھ امن و امان کا معاہدہ کر رہے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہم سمجھ گئے، ہم سمجھ گئے۔ جہاں تک آپؐ کی نظر پہنچی ہے وہاں تک ہماری نظر نہیں پہنچتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے قصّے کو خدا تعالیٰ نے فتح مبین کے نام سے موسوم کیا ہے اور فرمایا کہ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا۔ وہ فتح اکثر صحابہؓ پر بھی مخفی تھی بلکہ بعض منافقین کے ارتداد کا موجب ہوئی مگر دراصل وہ فتح مبین تھی، گو اِس کے مقدمات نظری اور عمیق تھے۔

علّامہ بلاذریؒ نے لکھا ہے کہ صلح کے بہت سے نتائج اور ثمرات ظاہر ہوئے، بالآخر مکّہ مکرمہ فتح ہوا، سارے مکّہ والے اسلام میں داخل ہو گئے، لوگ گروہ در گروہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپؐ کے پاس آنے کا موقع ملا اور اُنہوں نے آنحضرتؐ کی باتیں سنیں تو اِن میں صدہا مسلمان ہو گئے۔

آخر پر حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ باقی ان شاء اللہ آئندہ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ اُذۡکُرُوا اللّٰہَ یَذۡکُرۡکُمۡ وَادۡعُوۡہُ یَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔